ہجری شمسی سال کے مہینے حمل کی 16 ویں تاریخ کو قندہار کے تاریخی اجتماع میں امیر المومنین کے انتخاب کی 19 ویں سالگرہ کی مناسبت سے

ملا محمد عمر مجاہد

کے حالاتِ زندگی پر نظر

فہرست

ہجری شمسی سال کے مہینے حمل کی 16 ویں تاریخ کو قندہار کے تاریخی اجتماع میں امیر المومنین کے انتخاب کی 19 ویں سالگرہ کی مناسبت سے

امارت اسلامیہ کے زعیم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد(حفظہ اللہ)
کے حالات زندگی پر نظر

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد :

ہجری شمسی سال 1375 کے ماہ حمل کی 16 ویں تاریخ ہمارے مسلمان عوام کے لیے تاریخ کے اہم ترین ایام میں سے ہے۔ تقریبا دو عشرے قبل اسی روز افغانستان میں ڈیڑھ ہزار علماء کرام ،مشائخ اور جہادی رہنماوں نے امارت اسلامیہ کے زعیم کی حیثیت سے ملا محمد عمر (مجاہد) کی تائید وحمایت کی۔امیر کی حیثیت سے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہیں امیر المومنین کالقب دیا۔

یہ دن امارت اسلامیہ کے آفیشل کیلنڈر میں ایک تاریخی دن کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔گذشتہ سالوں میں بھی ثقافتی کمیشن کی جانب سے خصوصی مضامین اس دن کی مناسبت سے شائع کیے گئے۔

چونکہ بہت سے احباب خصوصا تاریخ نگاروں اور تجزیہ کاروں کا پرزوراصرار تھا کہ امارت اسلامیہ کے زعیم کے مکمل حالات زندگی تحریری صورت میں شائع کی جائیں اس لیے ثقافتی کمیشن نے فیصلہ کیا کہ اس سال اس خصوصی دن کے موقع پر حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر (مجاہد) حفظہ اللہ کے مکمل حالات زندگی تحریری صورت میں شائع کی جائیں۔

ملا محمد عمر مجاہد کی ذاتی زندگی کے احوال اوران کی شخصیت کے حوالے سے کچھ نام نہاد تاریخ دانوں اور صحافیوں ،اور کچھ حلقوں نے جھوٹی باتیں پھیلائیں اور غلط پروپیگنڈے کیے۔ ان کی غلط بیانیوں اور غلط پروپیگنڈے کی روک تھام اور صحافیوں، تجزیہ کاروں اور عام لوگوں کے سامنے ایک وضاحت کے طور پر ذیل کی سطروں میں عالیقدر امیر المومنین کے حالات زندگی پیش کررہے ہیں۔

- **پیدائش اور نسب:**

ملا محمد عمر (مجاہد) کے والد کا نام مولوی غلام نبی، دادا کا نام مولوی محمد رسول اور پر دادا کا نام مولوی باز محمد تھا۔ ہجری شمسی سال 1339 بمطابق 1960 عیسوی افغانستان، صوبہ قندہار، ضلع خاکریز کے گاوں چاہ ہمت کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ امیر المومنین کے والد مرحوم مولوی غلام نبی صاحب بھی یہیں خاکریز میں پیدا ہوئے تھے اور اسی علاقے میں مختلف حلقہ ہائے دروس میں دینی تعلیم حاصل کی تھی۔ اسی علاقے میں دینی علوم کی تدریس اور وعظ و نصیحت کے باعث لوگوں میں ایک علمی اور سماجی شخصیت کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کی پیدائش کے دو سال بعد ان کے والد ضلع خاکریز سے قندہار ہی کے ضلع ڈنڈ نو دی گاوں منتقل ہو گئے اور آخر تک وہیں پر لوگوں کی دینی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ ان کا انتقال یہیں پر ھجری شمسی سال 1344 بمطابق 1965 عیسوی کو ہوا۔ ان کی تدفین قندہار ہی میں طلبہ کے مشہور پرانے قبرستان میں کی گئی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) اپنے والد کی وفات کے بعد پانچ سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ قندہار ضلع ڈنڈ سے اروزگان ضلع دہراود بھیجے گئے جہاں اپنے چچاوں مولوی محمد انور اور مولوی محمد جمعہ کی زیر سرپرستی ان کی زندگی کے ابتدائی مراحل طے ہونے لگے۔

- **تعلیم :**

ملا محمد عمر (مجاہد) آٹھ سال کی عمر میں دینی علوم کے حصول کے لیے اروزگان ضلع دہراود کے شہر کہنہ کے علاقے میں ابتدائی دینی علوم کے ایک مدرسے میں داخل ہوئے۔ مدرسے کے سرپرست ملا محمد عمر (مجاہد) کے چچا مولوی محمد جمعہ صاحب ہی تھا۔ ملا محمد عمر (مجاہد) نے بھی اپنی ابتدائی تعلیم انہیں سے ہی حاصل کی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کے دونوں چچاوں اور خصوصا مولوی محمد انور نے ان کی دینی تربیت میں خاص کردار ادا کیا۔

ملا محمد عمر (مجاہد) نے اپنی ابتدائی اور متوسطہ سطح کی تعلیم اسی مدرسے میں حاصل کی۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں افغانستان میں مروجہ اعلی دینی علوم کے حصول کا آغاز کیا۔ مگر اعلی دینی علوم کے حصول کے مرحلے پر 1978ء بمطابق 1357 ھجری شمسی کو افغانستان میں کمیونسٹوں کو اقتدار ملنے کے باعث ان کے حصول علم کا سلسلہ ادھورا رہ گیا۔

- **خاندان:**

قبیلے کے لحاظ سے ملا محمد عمر (مجاہد) کا تعلق پشتون قبیلے ھوتک کی شاخ تومزی سے تھا۔ ھوتک پشتون قبیلے کی ایک بڑی شاخ ہے۔ معاصر افغانستان کی تاریخ میں معروف اسلامی شخصیت حاجی میرویس خان ھوتک کے جیسے اسلام پسند، مدبر، قومی اور جہادی رہنما کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔

عظیم فاتح حاجی میرویس خان ھوتک رحمہ اللہ جسے افغان عوام احترام سے میرویس نیکہ کے قابل فخر نام سے یاد کرتے ہیں انہوں نے 1880 میں افغانستان کو صفوی ظالموں سے آزادی دلائی اور افغانوں کے لیے ایک آزاد اور خودمختار اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کا خاندان پیشے کے اعتبار سے ہمیشہ علماء اور دینی مدارس کے مدرسین رہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالی کے دین کی خدمت، شرعی علوم کی تدریس اور مسلمانوں کی دینی اور فکری تربیت کے لیے وقف رکھی۔ اسی لیے انہیں اپنے علاقے میں بھرپور مقبولیت حاصل رہی۔ اور روحانی اعتبار سے معاشرے کی سب سے باوقار اور اجتماعی حیثیت رکھنے والی شخصیات رہیں۔ اس طرح کے علمی اور روحانی ماحول میں ملا محمد عمر کی پیدائش اور پھر علمی وفکری مربیین کی مسلسل نگرانی میں ان کی نشو نما نے انہیں جہادی اور فکری لحاظ سے یہ صلاحیت بخشی کہ افغان معاشرے کے دیگر افراد میں سے ایک مخلص مجاہد، جان پر سوز، بااحساس اسلامی اور قومی شخصیت کے طور پر نمایاں ہو کر ابھرتے۔ اور اپنے جہادی اوراصلاحی کوششوں کے ذریعے اپنے معاشرے کو کرپشن، ظلم اور بے انصافی سے پاک کرتے اور اس ملک کو جو شکست وریخت کے دہلیز پر تھا اسے بچاتے۔

ملا محمد عمر (مجاہد)کا خاندان، بھائی اور چچا سب مجاہدین رہے ہیں۔اوراب تک ان کی خاندان کے چار افراد شہید ہو چکے ہیں۔
افغانستان پر امریکی جارحیت کے پہلے روز 7اکتوبر 2001 کو ملا محمد عمر کے چچا ملا محمد حنفیا وہ پہلے شخص تھے جو امریکی جارحیت پسندوں کی بے رحمانہ بمباری میں شہید ہو گئے۔

- **جہادی اور تحریکی زندگی:**

ملا محمد عمر مجاہد اپنی زندگی کے تیسرے عشرے میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹوں نے فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار حاصل کیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ اب ملا محمد عمر کی طرح ملک کے دیگر نوجوانوں کو بھی اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ کیوں کہ ملحد کمیونسٹوں کا پہلا مقابلہ پورے ملک کی سطح پر علماء اور طلبہ سے تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ملا محمد عمر (مجاہد)نے بھی ضروری سمجھا کہ اپنی دینی تعلیم ادھوری چھوڑ کر اپنی شرعی ذمہ داری نبھانے کے لیے مدرسہ چھوڑ کر جہادی محاذ کارخ کریں۔
یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اپنا جہادی سلسلہ اروزگان ضلع دہراوود میں حرکت انقلاب اسلامی کی تنظیم میں شروع کیا۔ اس ضلع میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد وہ صوبہ اروزگان کی سطح پر ایک معروف جہادی رہنما کی حیثیت سے ابھرے۔ انہوں نے اس صوبے کے مختلف حصوں میں کمیونسٹوں کے خلاف متعدد عسکری کارروائیوں میں فعال کردار ادا کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی اس جہادی شہرت اور جہادی کارروائیوں میں قابل ذکر کردار کی وجہ سے وہ مجاہدین میں اتنے مقبول اور پہچانے جانے لگے کہ ضلع دہراوود میں جب مختلف علاقوں کے مجاہدین نے دشمن کے خلاف وسیع پیمانے پر گروپ حملوں کا منصوبہ بنایا تو تمام جہادی محاذوں سے آئے مجاہدین کے عمومی گروپ کمانڈر ملا محمد عمر (مجاہد) ہی کو متیعن کیا گیا۔ ان کارروائیوں میں بھی انہوں نے بھرپور کامیابی دکھائی۔ انہیں جنگوں وہ پہلی مرتبہ زخمی ہوئے۔ انہوں نے تین سال

سے زیادہ عرصہ اپنے علاقے کے مجاہدین کے ساتھ روسیوں اور کمیونسٹوں کے خلاف آمنے سامنے جنگوں میں شرکت کی۔

ملا محمد عمر کے محاذ کے ساتھی اور قائدین کہتے ہیں کہ ملا محمد عمر (مجاہد) اخوند اس وقت یعنی جہاد کے آغاز میں باوجود اس کے کہ کم عمر تھے۔ مگر ہر طرح کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی صلاحیت اور استعداد رکھتے تھے اور بہت اچھی صحت اور طاقت کے مالک تھے۔

اس کے بعد 1983ء میں اپنے جہادی ساتھیوں کے ساتھ جہادی سرگرمیوں کی نئی صف بندی اور تنظیم سازی کے لیے قندہار کے ضلع میوند گئے اور وہاں حرکت انقلاب اسلامی کے مشہور جہادی کمانڈر فیض اللہ اخند زادہ کے محاذ ر روسی جارحیت پسندوں اور ان کے کمیونسٹ کٹھ پتلیوں کے خلاف مسلح جہاد جاری رکھا ۔قندہار میں بھی بے شمار جہادی کارروائیوں میں انہوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ فوجی تیکنیکوں میں اچھی مہارت اور شہرت کے باعث علاقائی جہادی کمانڈروں کی سطح پر جہادی تنظیموں کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ اور اس طرح انہیں مولوی محمد نبی محمدی کی قیادت میں حرکت انقلاب اسلامی کی تنظیم کی جانب سے انہیں مستقل گروپ اور محاذ دیا گیا جس کے وہ کمانڈر بنائے گئے۔

1983 سے 1991 تک ملا محمد عمر (مجاہد) صوبہ قندہار میں ژڑی، میوند، پنجوائی اور ڈنڈ کے اضلاع جو سوویت فوجیوں کے مراکز سمجھے جاتے تھے ان کے مضافات میں تقریبا روزانہ جہادی کارروائیاں کرتے رہے۔ روز دشمن سے مڈ بھیڑ ہوتی۔ اسی طرح صوبہ زابل ضلع شہر صفا اور مرکز قلات کے مضافاتی علاقوں میں کابل قندہار شاہراہ پر روسی جارحیت پسندوں کے خلاف قابل ذکر کارروائیاں کیں۔ جس میں وہ بذات خود شریک رہے۔ ملا محمد عمر (مجاہد) کا سب سے پسندیدہ اسلحہ جسے وہ روسی ٹینکوں کے خلاف استعمال کرتے انتہائی موثر ہتھیار «R.P.G.7» تھا۔ جسے مجاہدین راکٹ کے نام سے جانتے تھے۔ انہیں راکٹ کے چلانے میں انتہائی مہارت بھی حاصل تھی ۔ یاد رہے قندہار خصوصا میوند، ژڑی اور پنجوائی کے علاقے کمیونزم کے خلاف جہاد میں وہ علاقے تھے جن کا روسی شکست میں محوری اور مرکزی کردار تھا۔ اس علاقے میں قندہار ہرات شاہراہ پر کمیونسٹوں کے اتنے زیادہ ٹینک اور گاڑیاں تباہ ہوئی تھیں کہ سڑک کے دونوں

کناروں پر دشمن نے مجاہدین کے حملوں سے بچنے کے لیے ان تباہ شدہ گاڑیوں اور ٹینکوں کی دیوار سی بنالی تھی۔

ملا محمد عمر (مجاہد)سوویت فوجیوں کے خلاف براہ راست کارروائیوں اور جنگوں میں 4 مرتبہ زخمی ہوئے اور آخری بار زخمی ہوئے تو ان کی داہنی آنکھ بھی ضائع ہو گئی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) قندہار اور پڑوسی صوبوں کی سطح پر روسی جارحیت پسندوں اور داخلی کمیونسٹوں کے خلاف جہاد میں ایک نمایاں کمانڈر رہے۔ جنہوں نے بہت سی جہادی کارروائیوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ذیل میں روس کے خلاف جہاد کے دوران ان کے ساتھیوں کی زبانی چند واقعات کا تذکرہ بطور مثال کریں گے۔

1: صوبہ قندہار میں دشمن کی ایک نہایت اہم پوسٹ جسے "بدوانو پوسٹ" کہا جاتا تھا۔ اس پوسٹ کے ساتھ انتہائی حساس اور مضبوط جگہ پر دشمن نے ایک ٹینک کھڑا کیا تھا جس کی گولہ باری سے مجاہدین بہت تکلیف میں تھے۔ مجاہدین نے کئی بار کوشش کی کہ اس ٹینک کو گولے سے اڑادیں اور مجاہدین کو اس کی شر سے نجات دلادیں مگر بار بار کوششوں کے باوجود ایسا نہ ہو سکا۔ مجاہدین نے مدد کے لیے سنگ حصار سے ملا محمد عمر (مجاہد) کو بلایا۔ بالآخر ملا محمد عمر (مجاہد) نے اپنے آر پی جی راکٹ سے اس ٹینک کو "بدوانو پوسٹ" کے ٹینک کے نام سے مشہور تھا نشانہ بنایا۔ اس ٹینک کی تباہی اس وقت مجاہدین کی بہت بڑی کامیابی سمجھی گئی۔

2: روس کے خلاف جہاد کے دوران قندہار محلہ جات کے علاقے میں ایک مرتبہ روسیوں سے آمنے سامنے لڑائی میں ایک اور ممتاز مجاہد ملا عبید اللہ اخند جو بعد امارت اسلامیہ کے وزیر دفاع امریکی جارحیت کے بعد امیر المومنین کے نائب رہے ان کے ساتھ مل کر ملا محمد عمر (مجاہد) نے دشمن کے اتنے ٹینک اور گاڑیاں تباہ کیں کہ اگلے دن دور سے جلے ہوئے گاڑیوں اور ٹینکوں کی قطاریں دیکھ کر دیکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ روسیوں کی کانوائے ابھی تک وہی کھڑی ہے اور روسی ابھی گئے نہیں ہیں۔ حالانکہ کانوائے کی اکثر گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئی تھیں اور بقیہ فوجی اور کانوائے واپس پیچھے کی جانب اپنے مراکز کی طرف لوٹ گئے تھے۔

3: روس کے خلاف جہاد کے دوران قندہار ہرات شاہراہ پر ضلع ژڑی میں سنگ حصار کے علاقے میں روسی ٹینک گذر رہے تھے۔ اس وقت ملا محمد عمر کے ساتھ ان کے ساتھی اور بعد میں امارت اسلامیہ کے نائب

مقرر ہونے والے نمایاں کمانڈر ملابرادر اخوند ان کے ساتھ تھے۔روسی قافلے پر حملے کے لیے ان کے پاس آر پی جی کے صرف 4 گولے تھے۔انہوں نے انہیں چار گولوں سے دشمن کے خلاف جنگ شروع کی اور راکٹ کے چار گولوں سے چار روسی ٹینکوں کو تباہ کرڈالا۔

4: ملابرادر اخوند جو جہادی سفروں میں ملاعمر کے قریب رہے کہتے ہیں کہ ملا صاحب نے اتنے زیادہ روسی ٹینک تباہ کیے ہیں کہ کثرت تعداد کی وجہ سے ساتھی اس کی صحیح گنتی نہیں کر سکتے تھے۔

1992 میں ڈاکٹر نجیب کی کمیونسٹ حکومت کے خاتمے اور ملک میں تنظیمی جھگڑوں کے آغاز کے ساتھ دیگر مخلص مجاہدین سمیت ملا محمد عمر (مجاہد) نے اپنا اسلحہ اتارا اور اپنے جہادی خطے قندہار ضلع میوند سنگ حصار میں گیشانو گاوں میں حاجی ابراہیم مسجد کے ساتھ ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور اسی مدرسے میں رہنے لگے۔ مشکلات اور مصائب سے بھرپور 14 سالہ دور جہاد کے بعد ایک بار پھر اپنے چند مجاہدین ساتھیوں کے ساتھ اپنے ادھورے حصول علم کے سلسلے کی تکمیل کرنے لگے۔ یہ وہ وقت تھا جب کابل سمیت پورا ملک بے مقصد تنظیمی جھگڑوں میں جل رہا تھا۔کچھ تنظیمی جنگجووں نے اپنے ذاتی مقاصد اور ہوس کے حصول کے لیے جہاد کے ذریعے حاصل کی ہوئی مقدس منزل ادھوری چھوڑ دی اور ڈیڑھ ملین افغان شہداء کی پاکیزہ خواہشات یوں ہی پامال کر دیں۔

- **فساد اور جنگوں کے خلاف قیام اور امارت اسلامیہ کی تاسیس:**

کمیونسٹ حکومت کے خاتمے کے بعد بجائے اس کے اسلامی نظام کی تاسیس کی جاتی اور مجاہد عوام کے سالہا سال کی خواہشات کی تکمیل ہو جاتی ان کے درمیان آپس کی جنگیں شروع ہو گئیں۔ مخلص اور حقیقی مجاہدین کو ایک منظم سازش کے تحت کمزور کر دیا گیا یا کونے سے لگایا گیا۔کچھ جہادی تنظیمی رہنماوں نے کچھ ایسے کمیونسٹ رہنما جن کا بجائے اس کے کہ ان کا محاسبہ کرتے انہیں اپنے ساتھ ملایا اور دیگر کچھ رہنماوں نے عوام میں لوٹ مار اور ان کو بے آبرو کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ملکی خزانے اور مشترکہ قومی وسائل کی لوٹ مار کی۔

اس طرح پورے ملک میں خانہ جنگی، فسادات اور لوٹ مار کا ایسا دور آگیا کہ شاید افغان عوام اس سے قبل اس کی مثال نہ دیکھی ہو۔ مومن عوام کی جان، مال اور ناموس کو ہر وقت خطرات کا سامنا ہونے لگا۔ ملک کی شاہراہوں اور چھوٹی سڑکوں پر خود سر، جاہل اور رذیل صفت جنگجووں نے بیریئر اور پھاٹک بناڈالے۔ ہر ایک اپنی مرضی سے بے کس اور بے سہارا عوام سے نہ صرف یہ کہ پیسے لوٹتا بلکہ عوام کی عزت اور ناموس کی بھی کوئی پروانہ کرتا۔ ملک کے قومی ذخائر، مادی اور روحانی سرمائے، جہادی غنیمتوں حتی کہ ملک کے جنگلات اور معدنی ذخائر کا ایسا لوٹ مار کیا گیا جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ مومن اور مجاہد عوام جنہوں نے 14 سال تک جہاد کیا تھا نہ صرف یہ کہ جہاد کے ثمرات سے محروم کیے گئے بلکہ روزانہ کی بنیاد پر ان کی زندگیاں خطرات سے دوچار ہو گئیں۔

ہنگاموں اور فتنوں کے باعث معاشرتی فساد، قتل و قتال، لوٹ مار، مظالم، وحشتیں اور مسلمانوں کی تکالیف لمحہ بلمحہ بڑھ رہی تھیں۔ ان حالات نے ان حقیقی مجاہدین کو جنہوں نے ملک کی آزادی اور سربلندی کے لیے لڑائی کی تھی شدید اذیت میں ڈال رکھا تھا۔

ملا محمد عمر (مجاہد) جو اس وقت اپنے مجاہدین ساتھیوں کے ساتھ قندہار ضلع میوند میں رہ رہے تھے۔ دیگر مجاہدین کی طرح وہ بھی گہری نظر سے حالات کو دیکھ رہے تھے۔ حالات نے انہیں بھی بہت زیادہ متفکر کر دیا تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ قندہار ہرات شاہراہ پر قدم بقدم پھاٹک بنادیے گئے ہیں اور سارا سارا دن ملک کے مظلوم مسافر، خواتین، بوڑھے اور بچے ان بد اخلاق اور جاہل جنگجووں کے ہاتھوں لوٹے جاتے ہیں۔ ان کی عصمت دری ہوتی ہے۔ اس دور میں قندہار میں ظالمانہ ٹیکس کے پھاٹک اتنے زیادہ ہو گئے تھے کہ جو لوگ ہرات سے قندہار ضلع ویش بارڈر تک سامان لے کر جاتے وہ اپنا سامان ہرات سے لاکر میوند میں اتارتے اور عام شاہراہ کی بجائے ریگستانوں کے راستے انتہائی تکلیف سے ویش بارڈر تک پہنچاتے۔ تاکہ ان پھاٹکوں کے شر سے محفوظ رہیں۔

ملا محمد عمر (مجاہد) اور ان کے مجاہد ساتھیوں کو قندہار کے حالات بھی معلوم تھے۔ جہاں خود سر مسلح لوگوں نے شہر کو گلی گلی آپس میں تقسیم کیا تھا۔ بیت المال کی املاک کو ہمیشہ لوٹ کر بیچ دیا جاتا۔ حکومتی زمینوں پر

ذاتی مارکیٹیں قائم کی گئیں۔ اس کے باوجود وہ آپس میں ہمیشہ لڑتے رہتے جس میں اکثر اوقات عوام نشانہ بنتے۔

اسی فساد نے جس کا کوئی خاتمہ بھی نظر نہ آتا تھا مجاہدین کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ فسادات کے خاتمے اور عوام کے جان ومال کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اپنی استطاعت کے مطابق ہمت سے کام سے لیں۔ مجاہدین نے آپس میں مشارتیں اور اجلاس بلائے۔ ملا محمد عمر (مجاہد)ین اوران کے ساتھیوں نے پہلا اجتماع قندہار ضلع پنجوائی کے علاقے زنگاوات میں علاقے کے مشہور علماء اور مشائخ کے ساتھ منعقد کیا۔ روس کے خلاف جہاد کے دور میں مجاہدین کے عمومی قاضی مولوی سید محمد صاحب (جو مولوی پاسنی کے نام سے مشہور تھے) نے ملا محمد عمر (مجاہد) سے کہا کہ وہ فساد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں ہم سب تمھاری حمایت کریں گے۔ اسی اجلاس میں ملا محمد عمر (مجاہد) نے اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی اور 15 محرم الحرام 1451ھ کو فساد اور ظلم کے خلاف جنگ کی بنیاد رکھی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کی قیادت میں اسلامی تحریک نے فساد اور ظلم کے خلاف جنگ کا آغاز کیا۔ جس کی پکار پر عوام اور حقیقی مجاہدین نے وسیع پیانے پر لبیک کہا۔ پہلے قندہاراور پھر افغانستان کے اکثر حصوں سے فسادیوں اور مسلح لوگوں کا صفایا کیا۔ اس وقت جب ملک کے اکثر حصے طالبان کے زیر تسلط آگئے تھے 15 ذی قعدہ 1416 کو افغانستان بھر کے علماء کرام کا ایک اجتماع جن کی تعداد 1500 تھی قندہار میں منعقد کیا گیا جس میں تمام علماء نے متفقہ طور پر ملا محمد عمر (مجاہد) کے امارت کی تائید کی اور انہیں امیر المومنین کا خطاب دیا۔ 1375 ھجری شمسی سال کے میزان کی چھ تاریخ کو افغانستان کا دارالحکومت کابل بھی امارت اسلامیہ کے زیر تسلط آگیا۔ جس کے بعد افغانستان کے تمام مرکزی اور شمالی علاقوں سمیت 95فیصد علاقے میں امارت اسلامیہ کی حاکمیت مضبوط ہوگئی۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کی قیادت میں امارت اسلامیہ افغانستان نے افغانستان میں شریعت کی بنیادوں پر قائم اسلامی نظام قائم کیا۔ جہاں ایک طویل عرصے بعد ایک بار پھر اسلامی نظام کے قیام کی ایک زندہ مثال پیش کی۔ ملک کو شکست وریخت اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچایا۔ عام لوگوں سے اسلحہ چھین کر ملک کو اسلحہ

سے پاک کیا گیا اور اس طرح ایک بے مثال امن قائم کیا گیا۔ حالانکہ اقوام متحدہ سمیت پوری دنیا اس سے گھبرا رہی تھی۔ عالمی کفر کی جابر قوتوں سے شریعت اور امارت کی یہ حکومت برداشت نہ ہو سکی اس لیے اس کے خلاف دشمنی پر مبنی موقف اختیار کیا گیا اور بے جا طور پر بہانے تراشنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ آخر کار اس ملک پر مشترکہ فوجی جارحیت اور حملہ کیا گیا۔

- **ملا محمد عمر مجاہد کی قائدانہ شخصیت:**

ملا محمد عمر (مجاہد) ایک قائدانہ شخصیت کے مالک اور اپنی ایک خاص طبعیت اور سلیقہ رکھتے ہیں۔ انہیں دنیا بھر کے دیگر حکام اور بلند مرتبت شخصیات کے برعکس خود نمائی اور دکھلاوے سے شدید نفرت ہے۔ بے ضرورت گفتگو نہیں کرتے۔ مگر ضرورت کے وقت ان کی باتیں انتہائی پختہ، سوچی سمجھی اور معقول ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر افغانستان پر امریکی جارحیت کے آغاز کے موقع پر امارت اسلامیہ کے خاتمے اور پروپیگنڈے کے ذریعے مجاہدین کا حوصلہ کمزور کرنے کے لیے امریکا کی کوششیں انتہائی تیزی سے جاری تھیں۔ پوری مغربی دنیا کی ذرائع ابلاغ اور ریڈیو اور ٹی وی چینلز اسی کام کے لیے وقف کر دیے گئے تھے۔
مگر ملا محمد عمر (مجاہد) نے ان تمام شیطانی پروپیگنڈوں اور دشمن کی تمام کوششوں کے مقابلے میں انتہائی اطمینان، پر اعتماد لہجے اور پر عزم حوصلہ کے ساتھ سادہ اور عام فہم الفاظ میں اپنی قوم کو اطمینان دلایا اور معنی خیز پیغام دیا کہ :"اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالی کے لیے امریکا اور ایک چیونٹی دونوں ایک برابر ہیں۔ امریکا اور اس کے اتحادیوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ امارت اسلامیہ ایسا نظام نہیں کہ اس کا امیر ظاہر شاہ (افغانستان کے سابق بادشاہ) کی طرح روم چلا جائے گا اور فوج تمھارے سامنے ہتھیار ڈال دے گی۔ بلکہ یہ جہاد کے منظم محاذ ہیں
اگر تم شہروں اور دارالحکومت پر قابض ہو بھی جاو۔ اسلامی حکومت کو گرا بھی دو تو ہمارے مجاہدین دیہاتوں اور پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ تب پھر تم کیا کرو گے ؟ پھر کمیونسٹوں کی طرح ہر جگہ مارے جاوگے۔ تم جان لو کہ بدانتظامی اور جنگ پیدا کرنا آسان ہے مگر اس بدانتظامی اور جنگ کا خاتمہ کرنا اور ایک نظام قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ موت برحق ہے اور سب کو آئے گی، امریکا کی حمایت میں بے ایمانی اور بے

غیر یتی کی حالت میں موت آئے تو اچھا ہو گا یا اسلام میں، ایمان کے ساتھ اور غیرت کی حالت میں آئے زیادہ بہتر ہو گا؟

ممکن ہے اس وقت بہت سے لوگ ملا محمد عمر (مجاہد) کا یہ خالص عقیدے پر مبنی بیان بہت سے لوگوں کی سمجھ میں نہ آیا ہو مگر ابھی جب اس غیر متوازن جنگ کو تقریبا چودہ سال ہو رہے ہیں اور امریکا سمیت ناٹو اتحاد اوران کے دیگر تمام اتحادی ملا محمد عمر کے تہی دست مگر اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم مجاہدین کے مقابلے میں واضح طور پر شکست کھا رہے ہیں۔ حضرت کے اس تاریخی بیان کی حقیقت کو اب سمجھ چکے ہوں گے۔

اسی طرح انہوں نے امریکی جارحیت کے آغاز میں افغان عوام سے ایک ریڈیو خطاب میں جارحیت پسندوں اوران کے کٹھ پتلیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ":اسلحہ موت دے سکتا ہے مگر موت سے بچا نہیں سکتا "۔ یہ جملہ اس وقت کچھ لوگوں کو ایک بے مفہوم ترکیب نظر آرہی تھی مگر آج تیرہ سالوں میں اس مضمون کا عینی مصداق عالمی دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جارح قوتوں نے اپنی جدید ٹیکنالوجی اور اسلحہ سے بہت سے لوگوں کو مارا مگر اپنے آپ کو موت سے نہیں بچا سکے اور تیرہ سال سے مسلسل ملا محمد عمر (مجاہد) کی قیادت میں غیور مجاہدین کے ہاتھوں مر رہے ہیں، زخمی ہو رہے ہیں یا گرفتار کیے جا رہے ہیں۔ اور یہ ایک عینی واقعہ ہے کہ اب جدید وسائل اور ٹیکنالوجی سے مسلح مغرور قوتیں بھی افغانستان میں اپنے ہزاروں فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کر رہی ہیں۔

ان کے خیال میں زیادہ بولنے سے کم عمل زیادہ اچھا ہے۔ ان کی زندگی تکلفات سے پاک ہے۔ ان کی سادگی اور بے تکلفی ان کی زندگی کے تمام پہلو پر حاوی ہے۔ سادہ لباس، سادہ خوراک، بے تکلف گفتگو، بے تکلف اٹھنا بیٹھنا ان کی فطری عادات ہیں۔ تکلف، متکلف شخص اور متکلفانہ چال چلن انہیں بالکل پسند نہیں۔

وہ دوٹوک پن، تدبر اور اخلاص کو کام کی ترقی کے بنیادی اسباب قرار دیتے ہیں اور ساتھیوں میں انہیں وہ شخص پسند ہوتا ہے جو مدبر مخلص اور صاف گو ہو۔

اسی طرح انہوں نے مشکلات ، مصائب اور آزمائشوں کا خود کو عادی بنادیا ہے ۔ ہر طرح کے بڑے حادثے اور مشکلات میں ان کا ردعمل معمول کا سا ہوتا ہے ۔ خوف اور گھبراہٹ ان کے دل میں نہیں گذرتی ۔ خوشی اور پریشانی، کامیابی اور ناکامی ہر حال میں خود پر بہت زیادہ کنٹرول رکھتے ہیں مطمئن رہتے ہیں۔

علماء اور بزرگوں کا احترام کرتے ہیں۔ سنجیدگی، وقار، حیاء، ادب، متقابل احترام، ہمدردی، ترحم اور اخلاص ان کے طبعی خصائل ہیں۔ مضبوط عزم اور تمام امور میں ایک اللہ پر توکل اور اللہ تعالی کی قائم کردہ اقدار پر سچا اعتماد ان کی زندگی کی خاص خصوصیات ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ انکے ماننے والوں اور مجاہدین کے دل میں ان کے لیے ایسی محبت موجود ہے جس کا تعلق نہ ظاہری منصب کے ساتھ ہے اور نہ مادی وسائل کے ساتھ ۔ ابھی جب جارحیت پسندوں کی جانب سے افغانستان پر قبضہ کے تیرہ سال گذر چکے ہیں ان کی قیادت میں کام کرنے والے عام مجاہدین انہیں بالمشافہہ دیکھے بغیر صرف ان کے صوتی اور مکتوباتی حکم کا اس قدر احترام کرتے ہیں کہ اس کی تعمیل کے لیے اپنی جان بھی قربان کرنے کو بھی تیار ہوتے ہیں۔

- **عالم اسلام کے مسائل کے حوالے سے اہتمام:**

ملا محمد عمر (مجاہد) تحریک اسلامی طالبان کے موسس اور مسلمانوں کے ایک رہنما کی حیثیت سے امت مسلمہ کے مسائل کے حوالے سے خاص اہتمام کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصی اور فلسطینی مسلمانوں کے برحق موقف اور دنیا بھر میں دیگر اس طرح کے مقامات پر عالم اسلام کے موقف کا انہوں نے ہمیشہ دفاع کیا ہے۔ وہ غاصب صہیونیوں سے مسجد اقصی کی آزادی ہر مسلمان کی شرعی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔

ملا محمد عمر (مجاہد) امت مسلمہ کے درد سے درد مند رہنماہیں۔ مسلمان بھائیوں کے ساتھ اخوت، ہمدردی، ایثاراور تعاون صرف ان کا نعرہ نہیں بلکہ ہمیشہ اس دعوی کو انھوں نے ہمیشہ عملاً ثابت کیا ہے۔

- **عقیدہ اور فکری نمو:**

ملا محمد عمر (مجاہد) عقیدے کے اعتبار سے مسلمانوں کے اہل سنۃ والجماعۃ کے منہج کے راہ رو حنفی مسلک کے مقلد ہیں۔

خرافات اور بدعات کے سخت مخالف ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان مذہبی، فکری اور تنظیمی اختلافات انہیں بالکل پسند نہیں ہیں۔ اپنے مجاہدین اور اور تمام مسلمانوں کو آپس میں اسلامی اتحاد اور فکری ہم آہنگی کی بنیادیں مضبوط کرنے کی نصیحت اور تاکید کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان عقیدے کا اتحاد اور یگانگت وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کے نقش قدم پر چلنا امت مسلمہ کے نجات کا واحد راستہ قرار دیتے ہیں۔

- **ذاتی زندگی :**

ملا محمد عمر (مجاہد) کی زندگی کا اکثر حصہ دینی علوم کے حصول، مطالعہ، جہاد، دعوت اور اسلام کی خدمت میں گذارا۔ افغانستان کے معاصر حکام میں سے شاید سب سے زیادہ غریب اور بیت المال کا مال استعمال نہ کرنے والے شخص ہیں۔ کیوں کہ نہ گذشتہ جہاد کے دور میں انہوں نے اپنے جہادی اثرورسوخ کو برروئے کار لاکر اپنی ذاتی زندگی کے لیے کچھ حاصل کیا اور نہ افغانستان پر امارت اسلامیہ کے 7 سالہ دور حکومت میں ایسی کوئی اقدام کیا۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کے پاس ملکیتی کوئی مکان نہیں اور نہ ہی بیرون ممالک کی بینکوں میں ان کی کوئی نقد رقم رکھی ہوئی ہیے۔

1999 میں اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کی جانب سے افغانستان پر ظالمانہ یک طرفہ اقتصادی پابندیاں عائد کی گئیں اور بیرون ممالک کے بینکوں میں طالبان قائدین کے مالی حساب کتاب کی جانچ پڑتال کا حکم

دیا گیا۔ ملا محمد عمر مجاہد امارت اسلامیہ کے امیر کے طور پر امارت اسلامیہ کے سب سے بڑے رہنما تھے، ان کے ذاتی یا فرضی کسی نام سے افغانستان کے باہر یا اندر کسی بینک میں کوئی اکاونٹ موجود نہیں تھا۔

امارت اسلامیہ کے دور حکومت میں ان کا رہائشی مکان دشمنوں کی جانب سے خطرناک حملوں کا نشانہ بنا۔ جس سے ان کے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر لوگ بھی شہید ہوئے ۔اس لیے امارت اسلامیہ کے کچھ رہنماوں نے ان کی حفاظت کی خاطر قندہار شہر کے شمال مغرب میں "باباصاحب کوتل" کے زیریں علاقے میں جہاں قریب قریب میں کوئی عام آبادی نہیں تھی ان کے لیے ایک رہائشی مکان اور امارت اسلامیہ کے مرکزی امیر کا دفتر تعمیر کروایا۔ جو تصرف کے اعتبار سے بیت المال کے عمومی املاک میں سے سمجھا جاتا تھا نہ کہ ان کی ذاتی ملکیت۔

1996 میں ملک کے 1500 بااثر علماء اور مشائخ کی جانب سے جب انہیں امارت اسلامیہ کے امیر المومنین کالقب دیا گیا تو انہوں نے خوشی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اتنا روئے کہ ان کے کندھے پر موجود چادرآنسووں سے تر ہو گئی۔ اور آخر میں انہوں وہاں موجود علماء سے اپنے تاریخی خطاب میں کہا :" اے علماء !آپ اپنے شرعی علم کی بناء پر انبیاء کے وارث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں نے آج جو بھاری ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی ہے در حقیقت اس کی استقامت یا انحراف کی ساری ذمہ داری سب آپ پر ہے۔

اے ہمارے اساتذہ کرام اور قابل قدر علماء ! خدانخواستہ اگر ہم سے مسلمانوں کے اس بڑے امانت میں کوئی تقصیر یا انحراف ہو جائے اس کی درستگی اور اصلاح آپ کی شرعی ذمہ داری ہے۔ آپ لوگ اپنے شرعی علم کی روشنی میں طالبان مجاہدین کی استقامت اور انہیں راہ حق پر چلنے کی راہنمائی کریں گے ۔ اگر طالبان سے اسلامی احکام کے نفاذ کے حوالے سے کوئی کوتاہی یا انحراف کا ارتکاب ہو جائے اور تم اسے دیکھ لو اور اصلاح کے لیے کچھ بھی نہ کہو تو اس کی ذمہ داری اللہ تعالی کے ہاں ساری آپ پر ہو گی اور میں سوال وجواب کے دن تمھارا گریبان پکڑوں گا۔

- **طبعیت اور شخصی مزاج:**

ملا محمد عمر (مجاہد) اپنی خاموشی کے ساتھ ساتھ ایک خاص ظرافت اور خوش طبعی کا مزاج بھی رکھتے ہیں۔ وہ کسی بھی شخص کو جو ان سے کتنا ہی کم عمر کیوں نہ ہو خود کو بڑا نہیں سمجھتے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا سلوک انتہائی محبت آمیز، صمیمانہ، مشفقانہ اور باہمی احترام کا ہوتا ہے۔ مجالس میں اکثر جہاد کے حوالے سے بیان اور گفتگو کرتے ہیں۔

- **موجودہ حالات میں ان کی یومیہ مصروفیات:**

موجودہ شدید ترین سیکیورٹی حالات اور دشمن کی جانب سے ان کی شدید نگرانی کی وجہ سے ملا محمد عمر (مجاہد) کے روازنہ کے معمولات اورامارت اسلامیہ کے زعیم کی حیثیت سے جہادی امور کی نگرانی اور تنظیم سازی کی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

وہ اپنے کام کے دن کا آغاز اللہ تعالی کی عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت میں سے کرتے ہیں۔ فرصت کے لمحات میں قرآن کریم کے مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جارحیت پسندوں کے خلاف جہادی امور کی نگرانی پوری باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ جہادی اور عسکری امور کی ترتیب اور سنبھالنے کے لیے اپنے متعینہ طریقہ کار کے مطابق جہادی کمانڈروں کو احکامات اور توجیہات صادر کرتے ہیں۔ جہادی نشریاتی ذرائع اور عالمی میڈیا کا بھرپور مطالعہ کرکے جارح دشمن کے خلاف جہادی کامیابیوں اور دیگر موضوعات کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اور اسی طریقے سے ملک کے اندرونی اور عالمی دنیا کے حالات سے خود کو باخبر رکھتے ہیں۔ یہی مصروفیات ان کی یومیہ روزمرہ زندگی کا بنیادی مشغلہ ہیں۔

- **ملا محمد عمر مجاہد کی قیادت میں امارت اسلامیہ :**

ملا محمد عمر (مجاہد) کی قیادت میں امارت اسلامیہ افغانستان جس کی بنیاد 15 محرم الحرام 1415ھ کو ایک اسلامی تحریک کی صورت میں رکھی گئی تھی اور پھر اس کامیابی کی بہت سی منزلیں سر کی تھیں یہاں تک کہ ہزاروں علماء کرام، مجاہدین اور عوام کے تعاون سے ملک کے 95 فیصد حصے پر اسلامی حاکمیت کے نفاذ کا

قابل فخر کارنامہ بھی انجام دیا تھا۔ایک خالص اسلامی امارت کی حیثیت سے اب بھی ملک کے اکثر حصوں پر حاکم ہے اور مغربی جارحیت کے خلاف مسلح مزاحمت میں آج بھی مصروف ہے ۔امارت اسلامیہ افغانستان کی حالیہ تشکیل میں سرفہرست امیر المومنین ملا محمد عمر (مجاہد) زعیم اور امیر کی حیثیت سے برقرار ہیں۔ان کی قیادت میں امارت اسلامیہ کے نائب امیر ،رہبری شوری،عدلیہ، 9اجرائی کمیشن اور 3 دیگر امور کے نگران ادارے فعال ہیں۔اور انہیں مذکورہ اداروں اور کمیشنز سے امارت اسلامیہ کا حالیہ ڈھانچہ تشکیل پاتا ہے۔

امیر المومنین کا نائب یا دیگر قائدین تمام ماتحتا داروں کی نگرانی کے علاوہ ان کی کارکردگی رپورٹ امیر المومنین تک پہنچاتے ہیں اور زعیم کے احکامات متعلقہ اداروں تک پہنچاتے ہیں۔

امارت اسلامیہ کے رہبری شوری کے کل ارکان 20 کے قریب ہیں۔ارکان کا تقرر زعیم کی جانب سے کیا جاتا ہے ۔امیر کے نائب کی سربراہی میں اس کے اجلاس ہوتے ہیں ۔یہ شوری تمام اہم سیاسی ، عسکری ، اجتماعی اور دیگر جزوی مسائل کے حوالے سے مشورے اور فیصلے کرتا ہے۔

امارت اسلامیہ کا عدلیہ کا شعبہ ایک الگ اور وسیع تشکیل ہے جو ابتدائی عدالت ، مرافعہ عدالت اور سپریم عدالت کے دفتر پر مشتمل ہے اور اپنے احاطہ کار میں کام کو آگے بڑھاتا ہے۔

موجودہ حالات اور وقت کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے امارت اسلامیہ کی تشکیلات میں نویں کمیشن کا اضافہ کیا گیا ہے۔جہادی امور کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے تشکیل کے حوالے سے سب سے بڑا کمیشن عسکری کمیشن ہے جو دس حلقوں پر مشتمل ہے۔ عسکری کمیشن کی تشکیلات میں افغانستان کے 34 صوبوں کے عسکری ذمہ داران یا صوبائی گورنر ، ضلعی عسکری ذمہ داران اسی طرح دیگر اضلاع کی سطح پر کمیشن بھی اس میں شامل ہیں۔جن کی ذمہ داریوں میں عسکری اور عوامی امور کی نگرانی بھی شامل ہے۔

دیگر کمیشنز درجہ ذیل ہیں :

کمیشن برائے سیاسی امور ، ثقافتی ومیڈیا کمیشن ، اقتصادی کمیشن ، صحت کمیشن ، کمیشن برائے تعلیم وتربیت ، دعوت وارشاد جلب وجذب کمیشن ، قیدیوں کے امور کا کمیشن ، کمیشن برائے امور تنصیبات ، امارت

اسلامیہ کے دیگر ادارے عوامی نقصانات کی روک تھام کا ادارہ، شہداء اور معذوروں کا ادارہ، کچھ خصوصی ضروریات کی چیزیں جمع کرنے کا ادارہ۔

ملا محمد عمر (مجاہد) کی قیادت میں امارت اسلامیہ ایک منظم اور فعال نظام کی حیثیت سے گذشتہ دو عشروں سے افغانستان کے اکثر حصے پر حاکم ہے۔ اپنے اقتدار اور حکومت کے حدود میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام قائم کیا گیا ہے۔ امن وامان قائم کیا گیا ہے اور مسلمان عوام کے جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی ہے۔

اس عرصے میں امارت اسلامیہ خطے کے ایک باقاعدہ فعال اسلامی نظام کی حیثیت سے بہت سی آزمائشوں سے دوچار ہوا۔ مگر الحمدللہ، اللہ تعالی کے فضل اور رحمت سے اب تک تمام آزمائشوں سے کامیاب ہو کر نکلا ہے۔ اور ہر مرتبہ شدید ترین حالات میں بھی استقامت کا ثبوت دیا ہے۔

بشکریہ شہامت۔اردو

ختم شد